Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

روز مسلسل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۳ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۲۹ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸۔ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۷ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۵۔ تبلیغ کو مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سُورۃ الانشراح کی آیت "فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ" کی لطیف اور پُرمعارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو کچھ ایسا بنایا ہے کہ وہ مختلف مراحل اور ادوار میں سے گذرتی ہے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتی ہے۔ لیکن ترقی کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ہر دَور میں جو کام بھی ہمارے سپرد ہو اسے اس کے تمام اجزاء سمیت پورا اور مکمل کیا جائے اور پھر اس کے بعد جب ہم نئے دَور میں داخل ہوں تو پھر اسے مکمل کرنے کے لئے بھی انتہائی کوشش اور جدوجہد شروع کردی جائے۔

حضور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے لحاظ سے ہماری مالی قربانیوں کا موجودہ دَور ختم ہونے میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ اس عرصہ میں جماعتوں کو انتہائی کوشش کے ساتھ اپنے بجٹ کو پورا کرنا چاہیئے کوئی مشکل اور پریشانی ان کی مالی قربانیوں کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہیئے تاکہ ہمارا یہ دَور ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے اور نئے دَور کو ہم نئے عزم کے ساتھ شروع کرسکیں۔

ربوہ ۲۸۔ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت آپکی صحت کیلئے بالالتزام دعا کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو فرائض کے علاوہ نوافل سے بھی قربِ الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

نوافل سے مُراد یہ ہے کہ مقرر کردہ عبادات میں زیادتی اور اضافہ کیا جائے

"دنیا میں مومن کی مثال اُس سوار کی ہے کہ جو جنگل میں جا رہا ہے۔ راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لے کر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنالے وہ ضرور درندوں کا شکار ہوگا۔ مومن دُنیا کو گھر نہیں بناتا اور جو ایسا نہیں خدا تعالیٰ اُس کی پروا نہیں کرتا نہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دُنیا کو گھر بنانے والے کی عزّت ہے۔ خدا تعالیٰ مومن کی عزّت کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سُست ہو جاتا ہے لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے۔ مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اُن نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اس کے دِل میں ایک درد ہوتا ہے جو اُسے بیچین کرتا ہے اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا تعالیٰ بھی اُس کے قریب ہوتا جاتا ہے حتّٰی کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آجاتا ہے۔ اُس کی آنکھ خدا تعالیٰ کی آنکھ اور اُس کے کان خدا تعالیٰ کے کان ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور اُس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹)

انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے چندہ مجلس کی شرح نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرمادی ہے۔ مجالس کی طرف سے اس نئی شرح کے ساتھ نئے سال کے بجٹ کی تشخیص کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مگر ابھی بعض مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے نئی شرح کے ساتھ سال رواں (۱۹۷۲ء) کے لئے بجٹ فارم مکمل کر کے مرکز میں نہیں بھجوائے۔

عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس ضروری کام کی طرف جلد توجہ دی جائے تاکہ بجٹ کے بعد وصولی کی طرف توجہ دی جاسکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑا انعام!

ہر شخص اِس دُنیا میں خوشی کا متلاشی ہے۔ جسے دیکھو وہ صرف خوش ہونا ہی نہیں بلکہ سدا خوش رہنا چاہتا ہے۔ ہر ایک کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اسے کبھی کوئی غم نہ پہنچے بلکہ خوشیاں ہی خوشیاں میسّر آتی رہیں۔ اِس خواہش سے نہ مومن کا دل خالی ہے اور نہ غیر مومن کا۔ یہ خواہش مومن اور غیر مومن میں قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس خواہش کے اعتبار سے ایک مومن اور غیر مومن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق ہے اور ضرور ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے وہ فرق ہے کیا؟

سو جاننا چاہیئے وہ فرق یہ ہے کہ ایک غیر مومن کی نگاہ دُنیوی عیش و آرام اور خوشحالی و فارغ البالی پر لگی رہتی ہے۔ وہ یہی چاہتا ہے اور اس کے لئے بڑی تگ و دَو کرتا ہے کہ دنیوی نعمتیں اسے ملتی رہیں اور وہ سدا اِن نعمتوں سے فائدہ اٹھانے اور ان سے لطف اندوز ہونے میں ہی لگا رہے۔ کوئی دُکھ، کوئی تکلیف، کوئی مصیبت، کوئی آفت، کوئی نقصان اور کوئی خسران اُسے پہنچنے نہ پائے۔ جب تک اُس کی نفسانی خواہشات پوری ہوتی رہتی ہیں اور ان کے پورا ہونے کے نتیجہ میں وہ دُکھوں اور نقصانوں سے بچا رہتا ہے اور جب تک وہ دنیوی نعماء سے متمتع ہوتا اور ظاہری کامیابیوں اور کامرانیوں سے بہرہ ور ہوتا رہتا ہے وہ خوش ہوتا اور خوشی سے پھولا نہیں سماتا لیکن اگر ذرا آرام و آسائش میں فرق آئے یا معمولی سی تکلیف پہنچے تو اُس کا دِل غم میں ڈوب جاتا ہے اور سکون و اطمینان مفقود ہو کر اُسے آتشِ دوزخ سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔

برخلاف اس کے ایک مومن بھی لازوال خوشی اور خوشحالی کا خواہاں تو ہوتا ہے لیکن نفسانی خواہشات کی تکمیل کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عارضی اور ناپائیدار خوشی کو وہ چنداں اہمیت نہیں دیتا اور نہ دُکھ اور مصائب سے بہر طور بچنے کو اُس کی نگاہ میں کوئی خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اُس کی تمام تر خوشی اِس بات میں ہوتی ہے کہ اُس کا خدا اُس سے راضی ہو جائے۔ اگر کسی مرحلہ پر رضائے الٰہی خدا کی راہ میں دُکھ اور مصائب اور تکالیف اُٹھانے سے میسر آتی ہو تو وہ نہ صرف یہ کہ دُکھ، مصائب اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بلکہ ان کے اٹھانے میں وہ ایک خاص لذت محسوس کرتا ہے اور اسکی تمام تر راحت اسی میں ہوتی ہے کہ وہ دکھ اٹھائے اور مصائب و تکالیف برداشت کرے حتّٰی کہ اِس میں اُس کی جان بھی چلی جائے تو وہ اسے اپنی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے اور ہنسی خوشی مُسکراتے ہوئے موت کا استقبال کرتا ہے۔ خدا کی راہ میں تکالیف برداشت کرتے ہوئے بھی وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے اور اس طرح وہ دائمی خوشی اور خوشحالی سے ہر آن لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے وہ نفسِ مطمئنہ کو سب سے بڑی دولت تصور کرتا ہے اور اُس کی سب سے بڑی خوشی اسی میں ہوتی ہے کہ اُس کا خدا جو دائمی خوشی اور خوشحالی کا سرچشمہ ہے اُسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے آنحضور ؐ کو ملنے والی اس عظیم الشان بشارت کا مصداق بنا دے کہ:۔

یٰٓاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ۔ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ۔ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۔ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۔ (سورۃ الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ (اِس حال میں کہ تُو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پھر آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سچّا رجوع اُس وقت ہوتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا سے رضائے انسانی مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالےٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے اور وحی کی جاتی ہے۔ اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے اور ہر وقت اللہ تعالےٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصدِ اعلیٰ اور غرض اِسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو اسلام کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲)

الغرض نفسِ مطمئنہ کا حصول مومن کا سب سے بڑا انعام اور اس کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہے اور یہ ایسی لازوال خوشی ہوتی ہے کہ ایک کافر اور غیر مومن جو دنیوی لذات پر ہی فریفتہ ہوتا ہے اس میں ہرگز شریک نہیں ہو سکتا۔ پس مومن اور غیر مومن دونوں ہی دائمی خوشی اور خوشحالی کے خواہاں ہوتے ہیں لیکن دونوں کے خوشی اور خوشحالی کے معیار اور اس کے حصول کے طریقِ کار میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ایک کافر جس قسم کی خوشی اور خوشحالی کا خواہاں ہوتا ہے وہ بالآخر سوزش حرقت اور جلن کا موجب بنتی ہے اور وہ نفسانی خواہشات کی آگ میں ہر وقت جھلستا رہتا ہے۔ برخلاف اِس کے ایک مومن کی تمام تر خوشی رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اِس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفسِ مطمئنہ عطا کیا جاتا ہے جسے وہ اپنی سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑا انعام تصور کرتا ہے۔

قطعات

آیاتِ مبین!

کیا نہیں دیکھے اُنہوں نے شادماں رنگیں پرند
آسمانوں میں مسخّر، بے خطر اڑتے ہوئے
کون اِن کو تھام کر رکھتا ہے اللہ کے سوا
کتنی اِن میں آیتیں ہیں مومنوں کے واسطے
(النحل آیت ۸۰)

بے تبصرہ!

ہوتا ہے کبھی بندۂ رحمان
بنتا ہے کبھی پرتوِ شیطان
ہنگامۂ مشرق سے عیاں ہے
ظالم بھی ہے مظلوم بھی انسان

ربّنا اٰتنا!!

خالقِ ارض وسما، مخلوق کے پروردگار!
نعمتِ دُنیا عطا کر نعمتِ عقبیٰ بھی دے
شوکتِ امروز بھی دے، عزتِ فردا بھی دے
رحم کر محفوظ رکھ ہم کو عذابِ نار سے
آگ کے شعلے بجھا دے ابرِ رحمت بار سے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام حسینؓ کی شہادت

(ملک سعید احمد صاحب کراچی)

تیرہ سو سال سے زائد عرصہ ہوا کہ سیدنا و مولانا جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں جام شہادت نوش کیا۔ یزید اور اس کی افواج نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں یہ سمجھا کہ حضرت امام حسینؓ کو ہلاک کر دیا گیا لیکن تیرہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ ہلاکت دراصل یزید کو نصیب ہوئی اور حضرت امام حسینؓ آج بھی زندہ ہیں کیونکہ آپ کا کام زندہ ہے اور آپ کی قربانیاں ہر مسلمان کے لئے مشعل راہ ہیں اور کروڑوں انسان روئے زمین پر آپ کی شجاعت و مردانگی ایثار و جرأت اور عزم و استقلال کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ پس حقیقی اور دائمی زندگی حضرت امام حسینؓ کو نصیب ہوئی۔ مبارک ہے وہ انسان جو اپنے نیک اعمال سے اس فانی زندگی کو دائمی زندگی میں تبدیل کر لیتا ہے۔

یہ دنیا دار العمل ہے جسم فانی پر موت ایک نہ ایک دن ضرور وارد ہوتی ہے لیکن روح باقی رہتی ہے۔ نیک روح نیک نامی سے تا قیامت اس دنیا میں بھی زندہ ہے اور آخرت میں بھی اور بد روح نے جسمانی موت کا بھی مزا چکھا اور روحانی موت سے بھی دو چار ہوئی۔ پس اس دار العمل کی زندگی اگرچہ محدود ہے لیکن اتنی قیمتی ہے کہ اس کے ذریعہ انسان دائمی زندگی کو پا سکتا ہے اور پھر یہ دائمی زندگی ان مصائب و آلام سے بھی مبرا ہوتی ہے جو اس دنیا کی زندگی کو مستلزم ہیں اور شہید کے لئے نہ صرف شہادت بلکہ شہادت کے بعد کی دائمی زندگی بھی اتنی خوشکن ہے کہ شہید بار بار شہادت کا متمنی ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک بڑی جامع حدیث ہے کہ

وعن جابر قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر مالی اراک منکسراً۔ قلت استشہد ابی وترک عیالاً و دیناً۔ قال افلا ابشرک بما لقی اللہ بہ اباک۔ قلت بلی یا رسول اللہ۔ قال ما کلم اللہ احداً قط الا من وراء حجاب واحیی اباک فکلمہ کفاحاً۔ قال یا عبدی تمن علی اعطک۔ قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ۔ قال الرب تبارک وتعالی انہ قد سبق القول منی انہم لا یرجعون فنزلت و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا۔ الآیہ رواہ الترمذی (باب جامع المناقب مشکوٰۃ شریف) کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اور فرمایا کہ اے جابر کیا بات ہے کہ میں تمہیں اداس دیکھ رہا ہوں میں نے کہا کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اپنے بعد عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں کہ آپ کے والد سے اللہ تعالیٰ نے کیسے ملاقات فرمائی۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ضرور فرمایئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے بات نہیں کی مگر پردے کے پیچھے سے اور آپ کے والد صاحب کو خدا تعالیٰ نے زندہ کیا اور ان سے دوبدو بات کی اور کہا کہ اے میرے بندے مجھ سے کوئی خواہش کر میں تجھے دوں گا۔ انہوں نے کہا اے میرے رب مجھے زندہ کر دے تا کہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہوں۔ تب رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات تو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ فوت شدہ واپس نہیں جائیں گے تب قرآنی آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا نازل ہوئی یعنی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ مت سمجھو۔ الخ"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء پر اللہ تعالیٰ دو موتیں وارد نہیں کرتا۔ فانی جسم سے روح کا انفصال حقیقی اور مستقل نہیں ہے۔ جب تک روح فانی جسم سے متعلق رہتی ہے فانی جسم بھی زندہ رہتا ہے۔ گویا حقیقی زندگی روح سے وابستہ ہے۔ جس شخص کی دونوں یعنی جسمانی اور روحانی زندگی کا خاتمہ ہو گیا وہ بالکل مردہ ہے اور جس شخص کی روح جسم فانی سے علیحدہ ہو کر بھی اپنے اثرات دکھاتی رہتی ہے وہ زندہ ہے حضرت امام حسینؓ کی زندگی کی پہلی علامت تو یہی ہے کہ آپ کی روح جسم فانی سے علیحدہ ہونے کے بعد بھی لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمانوں میں آج بھی زندہ ہے

حضرت امام حسینؓ کی شہادت کوئی ایسا واقعہ نہیں جس کو فراموش کیا جا سکے۔ آپ کی شہادت ایسے حالات میں ہوئی جبکہ اپنی ہی نہیں بلکہ تمام عزیز ترین اہل و عیال اور خویش و اقربا کی قربانی دینے کا سوال تھا لیکن آپ نے ان حالات میں بھی یزید کی بیعت کا اقرار نہ کیا اور حق کی خاطر جان دیدی۔ قربانی کا یہ نمونہ ایسا نہیں کہ اس کو بھلایا جا سکے بلکہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ آپ کے نقش قدم پر چل کر حضرت امام حسینؓ کے اسوۂ حسنہ کو قائم و دائم رکھے مبارک ہے وہ جو ہر میدان کرب و بلا میں شجاعت و بہادری سے جام شہادت نوش کرے اور حضرت امام حسینؓ جیسا ایمان اپنے اندر پیدا کرے۔

مسلمانوں کے لئے آئے دن کربلا کے میدان سامنے آتے رہتے ہیں اور وہ بھی اسی لئے کہ حضرت امام حسینؓ کے نام لیوا بھی وہی نمونہ دکھائیں اور اسی نہج پر اپنی شہادت پیش کریں۔ باطل کے سامنے سر نہ جھکائیں آج جب کہ مسلمان قوم کفار سے برسرپیکار ہے بلکہ شاید یہ کہنا انسب ہے کہ جب کہ کفار نے دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں پر یزیدیوں کی طرح یلغار کی ہوئی ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی حسینی روح اپنے اندر پیدا کر کے یزیدیت کا مقابلہ کریں۔ کربلا میں حضرت امام حسینؓ کے ساتھ بہتر وجود تھے آج ستر کروڑ مسلمان ہیں۔ اور ان کا فرضِ اولین ہے کہ آج کے کربلا کے میدانوں میں حضرت امام حسینؓ جیسا نمونہ دکھائیں اور یزیدیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیں۔

مسلمانوں پر کفار کی اس یزیدی یلغار سے کون سی مومن آنکھ اشکبار نہیں اور کون سا شقی القلب ہے جو اسلام کی بے کسی اور بے بسی کا غم اپنے دل میں نہیں پاتا۔ اسلام کی موجودہ حالت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یعنی آج ایک کربلا نہیں بلکہ بستی بستی اور ملک ملک میں کربلا کا میدان قائم ہے جہاں کروڑوں یزیدی صفت انسان بیکس مسلمانوں پر ظلم توڑ رہے ہیں اور مومنوں کی ایک جماعت کثیر وہی غم آج بھی اپنے سینوں میں محسوس کرتی ہے جو غم حضرت امام حسینؓ کو یزیدی فوج کی یلغار کے وقت تھا

حضرت امام حسینؓ کی قربانی کی عظمت کا اندازہ کرنے کے لئے آپ کی زندگی کے پہلے دور پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے ایک تقریر کے دوران جو رپورٹر نے اپنے الفاظ میں اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱ صفحہ ۹ تا ۱۲ مؤرخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء میں شائع کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"غرض ایسے ایسے مصائب ہی جو ان (یعنی مومن اور انبیاء) کے لئے رحمت ہیں اور ان سے ان لوگوں کے اندرونی گن ظاہر ہوتے ہیں۔ دیکھو حضرت امام حسینؓ جنہوں نے ہمیشہ ناز و نعمت میں پرورش پائی تھی اور سید سید کر کے پکارے جاتے تھے انہوں نے بھی تو سختی کا زمانہ نہ دیکھا تھا...... مگر چونکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قسم کا تعلق تھا اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا تعلق رکھنے والے کو ضائع کرے سو ان کے واسطے ایسے ایسے سامان میسر کر دیئے کہ وہ خدا کی راہ میں شہادت پانے کے قابل ہو گئے اور اس طرح وہ سابقین کے ساتھ مل گئے جن کے حالات سے وہ محض ناواقف تھے۔ ایک ذرا سی تکلیف اور اجر عظیم مل گیا۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۹۶-۱۹۷)

اخبار البدر میں مزید یوں لکھا ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اس طرح گمنام فوت نہ ہوں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کی موت سے وفات دی تا کہ وہ دنیا میں قیامت تک نیک نام مشہور ہو جاویں۔ اگر ان پر مصائب نہ آتے تو وہ کس طرح مشہور ہوتے"

(البدر جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۶۷ مؤرخہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۹۷)

الغرض شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے آپ کے عزم و استقلال جرأت و ہمت اور اسلام سے محبت اور فسق و فجور سے نفرت کی جبلی فطرت واضح ہو گئی۔ اگر یہ واقعہ پیش نہ آتا تو آپ کے یہ تمام بیش بہا فطرتی جواہر بے ثبوت رہ جاتے ہیں۔ لیکن آپ کی شہادت نے نہ صرف جذبۂ ایثار و استقلال کو کھلے بندوں ظاہر کر دیا بلکہ گمنامی کی حالت سے نکال کر شہداء کی صفِ اول میں لا کھڑا کیا۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

درخواست دعا۔ میرے برادر محی الدین احمد صاحب گذشتہ ایک ماہ سے مغربی جرمنی میں بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے پیٹ کا اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

محمد ہادی جنرل سیکرٹری مغربی جرمنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر ٹونگا کے بادشاہ کو تبلیغ اسلام

شاہ ٹونگا کی فجی میں آمد پر قرآن کریم کی پیشکش

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی

جنوبی بحرالکاہل میں جزائر فجی سے تقریباً ایک ہزار میل جنوب مشرق کی طرف خالصتاً مونگا (coral) کے ذریعہ معرض وجود میں آئے ہوئے ایک سو پچاس سے کچھ اوپر چھوٹے چھوٹے جزیروں کا ایک گروپ ہے جنہیں جزائر ٹونگا (Tonga) کہا جاتا ہے۔ یہاں پر سینکڑوں سالوں سے ایک بادشاہت قائم ہے جسے Tongan Kingdom کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

ملک کا تعارف

تاریخی اور نسلی لحاظ سے ان جزائر کے رہنے والے اپنی روایات کے مطابق چینی، ملائی اور انڈونیشین مہاجرین کی مخلوط نسل ہیں اور پولینیشین Polynesians کہلاتے ہیں دیکھنے میں یہ لوگ نہایت مضبوط و توانا اور سفید اور گندمی ملے جلے رنگ کے اچھے خوبصورت اور خوش پاش لوگ ہیں۔

ان جزائر کی دریافت و انکشاف اور بیرونی دنیا سے ان کا تعارف و تعلق اٹھارویں صدی عیسوی میں ہوا تھا جبکہ ڈچ جہازران تاسمان (Tasman) اور ان کے بعد کیپٹن جیمس کوک یہاں پہنچے یہ دونوں پہلے یورپین ہیں جو اپنے بحری سفروں کے دوران ان جزائر میں آئے۔ یہاں کے باشندوں کی ملنساری اور دوستانہ رویہ کی وجہ سے یورپین جہازران پھر بار بار آ کر یہاں کے شاہی خاندان اور دوسرے لوگوں کے ساتھ مبادلۂ تحائف اور دیگر لین دین کرتے رہے اس کے بعد یورپین تاجروں اور نوآبادکاروں اور پھر عیسائی پادریوں کی آمد شروع ہو گئی جنہوں نے اپنی تبلیغی کوششوں سے تمام اہل جزائر کو عیسائی مذہب میں داخل کر لیا چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ان جزائر کی تمام آبادی سو فیصدی عیسائی ہے۔

تاریخی کچھوا

ابتدائی ایام میں کیپٹن جیمس کوک نے اُس زمانہ کے شاہ ٹونگا کو ایک بہت بڑے سائز کا عجیب و غریب رنگ برنگا سمندری کچھوا تحفہ کے طور پر پیش کیا تھا۔ جو کہ موجودہ بادشاہ کے ساتھ اب فجی آنے والے درباریوں کے قول کے مطابق آج بھی وہاں کے شاہی محل کے تالاب میں زندہ موجود ہے اور بڑی احتیاط سے اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

اہل ٹونگا کی خصوصیت

آجکل جزائر ٹونگا کے ہزاروں باشندے اپنی قوت لایموت یا دیگر اغراض کے ماتحت فجی میں بستے ہیں اور ان کی بڑی علامت یہ ہے کہ ان کے مرد اور عورتیں عموماً اپنے لباس کے اوپر کمر تک ایک بوسیدہ سی مگر صاف ستھری سفید چھوٹے چھوٹے ریشوں کی چٹائی کا ٹکڑا جو سائز میں ایک درمیانہ سائز کے تولیہ کے برابر ہوتا ہے لپیٹے رکھتے ہیں اور باوجود اب ان جزائر میں تعلیم و تہذیب وغیرہ عام ہو جانے کے وہاں کے وزراء امراء خواندہ ناخواندہ چھوٹے بڑے حتیٰ کہ بادشاہ بھی اس پرانی رسم کی پابندی کرتے ہیں اس رسم کی حکمت اور وجہ تسمیہ ایک قسم کی عملی عاجزی اور انکساری کا اظہار بتایا جاتا ہے یعنی اپنے مہمان یا میزبان سے ملاقات کرتے وقت اور خصوصاً کسی معزز مہمان کو خوش آمدید کہتے ہوئے انسان یہ ظاہر کر رہا ہوتا ہے کہ میں آپ کے مقابل پر ایک عاجز اور گودڑی پوش انسان ہوں گویا مہمان اور میزبان دونوں ایک دوسرے کو یہی تاثر دینا چاہتے ہیں کہ میں باوجود اپنی بڑائی اور امارت کے آپ کا خادم اور بوریا باندھا ہوا ایک معمولی انسان ہوں

چنانچہ جب حال ہی میں ٹونگا کے بادشاہ فجی گورنمنٹ کی دعوت پر فجی میں سٹیٹ Visit پر آئے تو فجی میں بسنے والے ہزاروں باشندگانِ ٹونگا نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا تو اپنے لباس کے اوپر چھوٹے چھوٹے بوسیدہ سے مگر نہایت صاف چٹائیوں کے ٹکڑے اپنی کمروں میں باندھے ہوئے تھے اور بتایا جاتا ہے کہ خود شاہ ٹونگا اور ان کی ملکہ نے بھی اپنے شاہی لباس کے اوپر اپنی کمروں میں چٹائیاں باندھی ہوئی تھیں۔

مذہب

جزائر ٹونگا کے باشندے عیسائیت سے پہلے بت پرست اور کچھ ہندوؤں سے ملتی جلتی رسوم کے پابند تھے لیکن اٹھارویں صدی سے یورپین اثر و نفوذ اور پادریوں کی وہاں دھڑا دھڑ آمد اور متواتر کوششوں کی وجہ سے ان جزائر کی تمام آبادیاں حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئیں۔ چنانچہ گزشتہ صدی سے ہی یہ لوگ سو فیصدی عیسائی ہیں اور سوائے بہائی مذہب کے ایک دو آدمیوں کے عیسائی مذہب کے علاوہ اور کوئی مذہب وہاں نہیں پایا جاتا سنا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے مذہب پر اس شدت سے کاربند ہیں کہ اتوار کے روز کوئی کام کھیتی باڑی تجارت غرضیکہ کسی قسم کا دھندا کرنا خلاف قانون ہے۔ ویسے اہل ٹونگا کی ملنساری باہمی حسن معاشرت اور ظاہری وضع داری دوسروں سے کچھ نمایاں اور قابل ستائش ہے۔

بادشاہ کی فجی میں آمد

جب نومبر ۱۹۷۱ء کے آخر میں فجی کے اخباروں میں یہ خبریں شائع ہونی شروع ہوئیں کہ ٹونگا کے بادشاہ اور ملکہ فجی میں پہلی مرتبہ اپنے آفیشل خیرسگالی دورے پر آ رہے ہیں تو خاکسار نے شاہ ٹونگا کو لکھا کہ آپ کی فجی میں آمد پر ہم ممبران احمدیہ مسلم جماعت فجی آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں جس کے جواب میں ان کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا ہمیں جواب ملا کہ آپ کی دعوت شاہ ٹونگا نے منظور کرتے ہوئے مجھے آپ کو یہ اطلاع دینے کی ہدایت کی ہے کہ آپ میرا یہ خط اُن کے چیف راتو کنز ایڈورڈ ڈاکمباؤ ڈپٹی وزیر اعظم فجی کو دکھا کر اُن سے پروگرام طے کر لیں۔

چنانچہ پہلے سے طے کردہ پروگرام کے مطابق شاہ ٹونگا کی فجی میں آمد پر ڈپٹی وزیر اعظم موصوف کے بنگلہ پر جماعت احمدیہ فجی کے وفد کی اُن سے ملاقات ہوئی۔ شاہ ٹونگا بالقابہ نے خود دروازے پر تشریف لا کر ہمارا استقبال کیا اور اندر لے جا کر بٹھایا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کے بعد بادشاہ اور ملکہ محترمہ کو مخاطب کر کے مندرجہ ذیل ایڈریس انگریزی زبان میں پڑھا۔

"بادشاہ سلامت اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ہدایت کی رہنمائی سے نوازے اور آپ اور آپ کے ملک پر بے شمار رحم و کرم فرمائے"۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ فجی کو آنجناب اور ملکہ محترمہ کی فجی میں پہلی مرتبہ تشریف آوری سے بہت مسرت ہوئی ہے اور آج ہم فجی بھر کی تمام احمدی جماعتوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کو بنی نوع انسان کی خدمت کی اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے یہ چند دن اس ملک میں نہایت خوشی اور مسرت سے گزریں گے بلکہ آپ کی اس طرح تشریف آوری اور یہاں کے سرکردہ فجیین لیڈروں اور عوام سے میل جول سے باہمی انس و محبت بڑھے گی اور دونوں ملکوں کے پرانے دوستی تعلقات تازہ اور مضبوط ہو جائیں گے۔

احمدیت کا تعارف

واجب الاحترام بادشاہ۔ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے نام "احمد" کی مناسبت سے احمدیت اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ یہ الٰہی جماعت فی زمانہ دنیا بھر میں اُسی سچے اور حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہے جو کہ اب سے تقریباً چودہ سو سال قبل قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو عطا فرمایا۔

قرآن کریم کی پیشکش

پس آج اس خوشگوار فضا میں آپ کی اس ملک میں آمد کی مبارک تقریب پر آپکی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ہمارے نزدیک بہترین تحفہ وہی ہو سکتا ہے جو کہ خود خدائے عزوجل اور رحیم و کریم نے بنی نوع انسان کے لئے آسمان سے بھیجا یعنی مذہب اسلام کی مقدس بابرکت اور معتبر اور کامل ابدی شریعت قرآن کریم سو ہم آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ انگریزی قرآن کریم کے دو مختلف مگر تازہ ترین ایڈیشن اور چند دیگر اسلامی کتب پیش کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ آپ ان مقدس و عظیم ترین تحائف کو بخوشی قبول کرتے ہوئے ان کی کما حقہٗ قدر بھی فرمائیں گے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس ابدی شریعت اور کامل اور مکمل کتاب کا صاف دلی اور اہتمام سے مطالعہ کرنے سے آپ اپنے دل میں ایک خاص روحانی مسرت و لذت اور تسکین محسوس فرمائیں گے اور مذہب کے بارے میں آپ کے علم میں نہ صرف نمایاں زیادتی ہوگی بلکہ آپ اپنے آپ کو یوں محسوس کریں گے گویا آپ کا وجود نور و رحمت خداوندی کی ایک خاص نئی دنیا کی سیر کر رہا ہے

جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کے بارے میں اختصار سے اتنا عرض ہے کہ اس جماعت کا قیام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں عمل میں آیا تھا۔ شاید آپ جانتے ہوں کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کی مقدس کتب اور صحیفوں میں آخری زمانہ میں ایک عالمگیر مصلح ربانی کی آمد کی صریح اور غیر مبہم پیشگوئیاں موجود ہیں

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ہائے یوم حضرت مصلح موعودؓ

نظارت اصلاح و ارشاد کے اعلان کے مطابق ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منایا گیا۔ اس موقع پر کثرت سے احمدی جماعتوں میں سیدنا حضرت موعود علیہ السلام کی ۲۰ فروری کی پیشگوئی بابت مصلح موعود پر روشنی ڈالی گئی اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت و مناقب کو بیان کیا گیا۔ جن جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے اسماء درج ذیل ہیں:-

لاہور۔ اسلام آباد۔ سکھر۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ چنیوٹ۔ جھنگ صدر۔ پٹ در کیمبل پور۔ سدہڑی۔ میانوال۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ بہاولپور۔ حیدرآباد۔ دنیاپور۔ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ۔ مہدی آباد۔ کوٹ مومن۔ لجنہ اماء اللہ ملتان۔ حلقہ گلگشت۔ مانگٹ اونچے۔ حسن پور ضلع لائل پور۔ چک سکندر۔ سماعیلہ۔ بھبرد کے کلاں تحصیل ڈسکہ۔ پتی۔ قبولہ۔ علی پور۔ لودھراں۔ میانی۔ چہور۔ قمرآباد۔ باندھی۔

موصی صاحبان کی فوری توجہ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں دفتر بہشتی مقبرہ کے ریکارڈ کی تکمیل کے لئے تمام موصی صاحبان (خواتین شامل نہیں) کے فوٹوز کی ضرورت ہے لہٰذا تمام مرد موصی صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اپنا پاسپورٹ سائز فوٹو جس کی پشت پر موصی کا نام اور ولدیت اور نمبر وصیت درج ہو سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو فوری ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حامد لطیف اجمل بھٹی کو ۱۶/۲/۷۲ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام فہیمہ تجویز فرمایا ہے نومولودہ خاکسار کی نواسی اور حکیم عبداللطیف صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت سے لمبی عمر عطا کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(ماسٹر حمید احمد معلم اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ضروری وضاحت

الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۷۲ء میں محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کی وفات کی خبر میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے کہ قطعہ خاص میں ان کی تدفین ہوئی یہ درست نہیں چونکہ مرحوم صحابی نہیں تھے اس لئے قطعہ عام میں ان کی تدفین ہوئی تھی۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے ایک عزیز جو افغانستان سے آئے ہیں بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں اسی طرح ان کی اہلیہ بھی بیمار ہے دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز احباب افغانستان کے دیگر احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔

(مرزا نصیر احمد بیت الحفیظ۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

میری بڑی بہو عزیزہ زاہدہ بیگم اہلیہ خورشید احمد صاحب جو سعودی عرب میں ہے اور آج کل وہاں کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کی حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب اس کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

امۃ اللہ بیگم خورشید منزل
ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی۔

باجلاس جناب چوہدری امتیاز احمد ہاشمی صاحب
AC / کلکٹر چنیوٹ

مقدمہ: خان و غلام وغیرہ۔
بنام بھیکھ رام ولد رام لال کھتری سکنہ ہرسہ شیخ
حال بھارت مقیم:-

دعویٰ فک الرہن اراضی
موضع ہرسہ شیخ

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں فریق ثانی کو بذریعہ نوٹس ھذا مطلع کیا جاتا ہے کہ فریق اول نے اس کے خلاف دعویٰ فک الرہن اراضی عدالت ھذا میں دائر کر رکھا ہے جس کی آئندہ تاریخ پیشی مورخہ ۱۱/۳/۷۲ مقرر ہے لہٰذا آپ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً جس صورت میں بھی ہو حاضر اجلاس ہوں۔ عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۵/۲

کلکٹر چنیوٹ

فضل عمر ہوسٹل کی سالانہ کھیلوں کے مقابلوں کا افتتاح

ربوہ ۱۷ فروری۔ آج شام ۴ بجے فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ انڈور گیمز کے مقابلوں کا افتتاح مکرم محترم جناب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد شمیم صاحب نے فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے جناب بریگیڈیئر صاحب کا طلباء سے متعارف کرایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ زندہ قومیں جنگ کی ٹریننگ کھیل کے میدانوں میں حاصل کرتی ہیں۔ اس لئے اب ان سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں اس کے بعد ہوسٹل کے چیف پریفیکٹ عابد ریاض ملک فورتھ ایر نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ مہمان خصوصی نے سالانہ کھیلوں کے مقابلوں کا افتتاح کیا۔ ناصر احمد خان فورتھ ایر اور احمد ریاض مقابل کے درمیان ایک نمائشی مقابلہ ہوا جس میں دونوں کھلاڑیوں نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

قراردادِ تعزیت

اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم چوہدری شاد محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات کی اچانک وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب سے اور ان کے برادران عزیز رفیق احمد صاحب اور مختار احمد صاحب ایاز (طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول) سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

پروگرام بھرتی ماہ مارچ سنہ ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۴-۳-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس پھل	سرگودھا
۶-۳-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۷-۳-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ سٹی	جھنگ
۸-۳-۷۲	بدھ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۹-۳-۷۲	جمعرات	خدام الاحمدیہ ہال۔ ربوہ	جھنگ
۱۱-۳-۷۲	ہفتہ	سکول۔ انگہ	سرگودھا
۱۳-۳-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس ساہیوال	سرگودھا
۱۴-۳-۷۲	منگل	سکول چک رام داس	سرگودھا
۱۵-۳-۷۲	بدھ	وٹرنری ہسپتال کوٹ مومن	سرگودھا
۱۶-۳-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس۔ امین پور	جھنگ
۱۸-۳-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ شورکوٹ روڈ	جھنگ
۲۰-۳-۷۲	پیر	پپلاں	میانوالی
۲۱-۳-۷۲	منگل	مشانوالی	
۲۲-۳-۷۲	بدھ	ایوان محمود ربوہ	جھنگ
۲۵-۳-۷۲	ہفتہ	سکول جہاوریاں	سرگودھا
۲۷-۳-۷۲	پیر	سرکٹ ہاؤس جوہرآباد	سرگودھا
۲۸-۳-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۲۹-۳-۷۲	بدھ	یونین کونسل ہرنولی	میانوالی
۳۰-۳-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس بھلوال	سرگودھا

نوٹ: امیدوار کان صاف کروا کر آئیں تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ عمر ۱۷ سے ۲۲ سال
تعلیم: کم از کم تین جماعت۔ وقت بھرتی صبح ۹ بجے

(ناظم امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ فاضلہ سیکھنے کا اصل زمانہ بچپن کا زمانہ ہے

آئندہ نسلوں کی اِصلاح اور درستی سے کبھی غفلت نہ برتو

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دو اگر کوئی قوم اعلیٰ اخلاق اور پسندیدہ اعمال میں ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی کوشش کرے اور بالخصوص اپنی نسل کی اصلاح اور اس کے اخلاق کی خاص نگرانی کرے۔ بچپن کے زمانہ میں جہاں بچہ بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اخلاقِ فاضلہ سیکھ سکتا ہے وہاں اگر اس کی نگرانی نہ کی جائے اور اس کے اخلاق خراب ہو جائیں تو اس خطرناک ہو جاتا ہے کہ دوسرے بچوں کے اخلاق کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔ بڑے بڑے آدمی تو چونکہ عیب کو عیب سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں اس لئے اُس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن بچوں میں چونکہ نقل کرنے کی عادت ہوتی ہے اس لئے وہ جو کچھ دوسرے کو کرتا دیکھتے ہیں ویسا ہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک لڑکے کو اگر جھوٹ بولنے کی عادت ہو گی یا گالیاں دینے یا چوری کرنے کی، تو جتنے لڑکوں سے اس کا تعلق ہو گا وہ سارے کے سارے ان حرکات میں اس کی نقل کریں گے۔ اور اس طرح وہ بھی جھوٹ بولنے، گالیاں دینے اور چوری کرنے کے عادی ہو جائیں گے تو بچپن کا زمانہ نہ صرف یہ کہ اخلاقِ فاضلہ سیکھنے کا بہت بڑا میدان ہے بلکہ دوسروں کے اخلاق بگاڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

میرے نزدیک بڑے بڑے لیڈر بھی اپنے لیکچروں اور تقریروں میں ایسے کامیاب نہیں ہو سکتے جتنا ایک بچہ دوسرے بچوں کو اپنی باتوں سے متاثر کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ میں مذہبی پیشواؤں کو اس سے مستثنیٰ کرتا ہوں کیونکہ ان کے ساتھ ایسا ملائکہ ہوتا ہے جو ان کی قبولیت کو پھیلاتا ہے ایک بچہ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے، وہ سو یا دو سو لڑکے جھوٹ بولنے والے بہت آسانی سے پیدا کر سکتا ہے۔ غرض بچپن میں جن کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں وہ نہ صرف اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں بلکہ اوروں کی بھی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ اور بچپن کی عادت کا اس قدر اثر ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بڑے بڑے فلاسفر اور سمجھدار بھی ان کے سامنے عاجز رہ جاتے ہیں پس اخلاقِ فاضلہ کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کی اصلاح اور درستی کی پوری فکر اور نگرانی کی جائے اور یہ بات کوئی معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے۔"

(الازہار لذوات الخمار ص ۱۹۹)

دعائے مغفرت

میرے ماموں محترم صوفی محمد حسین صاحب قریشی ۲ فروری ۱۹۷۲ء کو ۱۰۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیعت ۱۹۰۳ء کی تھی۔ ابتدائی موصیوں میں سے تھے انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے گاؤں میں ہی مدفون ہوئے۔ صوفی منش، تقویٰ شعار، اور صاحبِ کشوف و رؤیا تھے۔ اپنوں کے علاوہ غیروں میں بھی عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ احمدیت کے مخلص فدائی اور خلافت کے غیور خادم تھے۔ آخر دم تک باوجود پیرانہ سالی کے ہوش و حواس قائم رہے۔ مطالعہ کتب محبوب مشغلہ تھا جو آخر تک قائم رہا۔ وفات بھی بغیر کسی بیماری کے ہوئی۔ نہا دھو کر کپڑے بدل کر لیٹے اور آنکھیں بند کرتے ہی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سید سجاد احمد ابن سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی ہیڈ دارالرحمت شرقی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۷ فروری۔ آج تیسرے پہر صدر نکسن کے دورہ چین کے اختتام پر امریکہ اور چین کی طرف سے جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کو اپنی اپنی فوجیں مشرقی اور مغربی محاذوں پر اور کشمیر کی جنگ بندی لائن پر بھی اپنی سرحدوں پر واپس لے جانی چاہئیں صدر نکسن نے یہ یقین دلایا ہے کہ امریکہ بالآخر جنوب مشرقی ایشیا اور تائیوان سے اپنی تمام فوجیں واپس بلا لے گا اور موجودہ کشیدگی کی فضا ختم ہوتے ہی تائیوان سے امریکی فوجی اڈے بھی بتدریج اٹھانے شروع کر دے گا۔ دونوں ملکوں نے اس امر پر اتفاق رائے کا اظہار کیا کہ تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے امریکہ اور چین دونوں اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے۔ اس سلسلہ میں امریکی نمائندہ وقتاً فوقتاً چین جاتا رہے گا تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان تبادلۂ خیالات کا موجودہ سلسلہ قائم رہے مشترکہ اعلان میں امریکہ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آبنائے تائیوان کی دونوں طرف کے تمام لوگ چین کے باشندے ہیں اور تائیوان بھی چین کا حصہ ہے امریکہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کو خود چینی حل کریں۔ اعلان میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ چین اور امریکہ کے عوام کے درمیان تعلقات بتدریج استوار ہوتے چلے جائیں گے۔

راولپنڈی ۲۷ فروری۔ صدر بھٹو نے امید ظاہر کی ہے کہ حال ہی میں بھارت سے پاکستان کے زخمی اور بیمار جنگی قیدیوں کی واپسی کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہ تمام پاکستانی جنگی قیدیوں کی مکمل اور غیر مشروط واپسی کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ آپ نے کہا میں اس وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک کہ تمام جنگی قیدی واپس نہیں آ جاتے آپ نے کہا ان تمام قیدیوں کی غیر مشروط اور مکمل واپسی کا دن میرے لئے اور تمام پاکستان کے لئے نہایت خوشی اور شادمانی کا دن ہو گا۔

لاہور ۲۷ فروری۔ صدر کے سیاسی امور کے مشیر مسٹر محمود علی نے بتایا ہے کہ بھارت سے پاکستانی جنگی قیدیوں کی واپسی کا مسئلہ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی اس کانفرنس میں اٹھایا جائے گا جو حال ہی میں جدہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا شیخ مجیب سے بات چیت اسی وقت شروع کی جا سکتی ہے جب کہ تمام بھارتی فوج مشرقی پاکستان سے نکل جائے۔

قاہرہ ۲۷ فروری۔ فلسطینی مزاحمتی تحریک کے لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں تمام عرب حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ لبنان پر اسرائیلی حملہ کے پیش نظر انہیں لبنان کی ہر ممکن مدد کرنی چاہیئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں جلسہ یوم مصلح الموعود

۲۱ فروری کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں ایک خاص جلسہ ہوا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو انتظار احمد ششم سی نے کی۔ بشارت احمد دہم ڈی نے کلام محمود سے نظم پڑھی اس کے بعد "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" کے زیر عنوان ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں رضا شاہ (نہم ڈی) اول اور عبدالاحد ششم ڈی دوم رہے۔

آخر میں محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر فرمائی۔ آپ نے ان نازک حالات کا ذکر کیا جن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ردائے خلافت پہنائی اور پھر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق حضور نے اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔

(سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ہاکی چیمپین شپ کے مقابلے ملتوی ہو گئے

احباب ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سرگودھا ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ چیمپین شپ کے مقابلے بعض وجوہات کے باعث ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو منعقد نہیں ہو رہے بلکہ ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

لطیف غزنوی

(سیکرٹری جھنگ ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴